طالب علم حمیداللہ رشید عباسی
ایف ایس سی

(3) ایفائے عہد

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ○ وَ الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (سورۃ رعد:20-21)

(ترجمہ) "جو لوگ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے اقرار کو مضبوط باندھنے کے بعد نہیں توڑتے اور (ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ) اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔"

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:37)

(ترجمہ) "اور عہد کی پابندی کرو، بے شک عہد کے بارے میں تمہیں جواب دہی کرنی ہو گی۔"

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ارشاد ہے:

عن قتادة عن انس ؓ قال قلما خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له و لا دين لمن لا عهد له (مسند احمد مجلد:104/3)

(ترجمہ) "حضرت انس ؓ نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی خطبہ دیا تو ضرور فرمایا کہ جس کے اندر امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کو عہد کا پاس نہیں اس میں دین نہیں۔"

عن ابن عباس ؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمار اخاك و لا تمازحه و لا تعده موعدا فتخلفه (ترمذی)

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا کہ رسول ؐ نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی سے تکرار نہ کرو اور نہ اس

سے مذاق کر اور نہ ہی وعدہ کر کے خلاف ورزی کر۔"

اخلاق حسنہ میں سے وہ اخلاق جو انسان کو اشرف المخلوقات کے درجے پر پہنچاتے ہیں اور کامل اور پکا مومن بناتے ہیں ان میں سے ایک ایفائے عہد یعنی وعدہ اور عہد کا نبھانا ہے۔ یہ وہ صفت ہے جسے اپنانے سے انسان معاشرے میں عزت و احترام حاصل کرتا ہے اور قابل اعتماد شخصیت بنتا ہے۔ اس کے برخلاف جو لوگ وعدہ خلافی کرتے ہیں اور اپنے عہد نہیں نبھاتے' وہ معاشرے میں کبھی بھی اچھی نظر سے نہیں دیکھے جاتے اور نہ لوگوں کے دلوں میں ایسے افراد کی کوئی عزت ہوتی ہے۔

ایفائے عہد وہ صفت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی صفات میں شمار کی ہے۔ ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ

بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔" (آلعمران:9)

اسی طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وعدے اور عہد کی پابندی کرتے تھے۔ ابو سفیانؓ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس وقت شاہ ہرقل کے دربار میں جب ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے اور عہد کی پیمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو باوجود مخالف ہونے کے انہیں حضورؐ کی پابندی عہد کا اقرار کرنا پڑا۔

آج بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مسلمانوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ اپنے وعدے کے سچے اور پکے رہیں۔ ایک مسلمان کو اس سلسلہ یں اپنے وعدے پر اتنا پختہ و مضبوط رہنا چاہیئے کہ سمندر اپنا رخ پھیر دے تو پھیر دے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو جائے مگر کسی کلمہ گو سچے مسلمان کی یہ شان نہ ہو کہ جو منہ سے کہے اسے پورا نہ کرے اور کسی سے قول و قرار کر کے اس کی پابندی نہ کرے۔

آج ہمارے مسلم معاشرے کو صحیح اسلامی معاشرہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اخلاق حسنہ اپنائیں اور ہر قسم کے عہد و وفا اور وعدے کی پابندی کریں۔ اس طرح بہت سی خرابیاں اور خامیاں دور ہو جائیں گی اور اعتماد و بھروسے والا معاشرہ قائم ہو جائے گا۔